سوال

(11) دوسرے ملک کی لڑکی سے شادی کرنے میں والدین کی اطاعت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری ایک بہت ہی اچھی دوست دو ماہ قبل مسلمان ہوئی ہے، وہ پہلے بھی شادی شدہ تھی اوراس کا نصرانی خاوند سے ایک بچہ بھی ہے، اس کے قبول اسلام کے بعد کی شادی باطل ہے اوراسلام قبول کرنے کے بعد اسے اپنے بچے کی دیکھ بھال کا بھی حق حاصل ہے۔ میں اس سے شادی اوراس کے بچے کی دیکھ بھال کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے والدین ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتے، میں فخر سے یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو ہدایت دینے میں مجھے استعمال کیا، لیکن اب مجھے مشکلات کا سامنا ہے۔

ایک طرف تو میرے والدین اس عورت سے شادی کرنے کی مکمل طورپر مخالفت کرتے ہیں، اس لیے کہ وہ کسی اورملک کی ہے اوراس کی عادات اوررسم ورواج بھی مختلف ہیں اور پھرپہلے خاوند سے ایک بچہ بھی ہے اوردوسری طرف مجھے یہ بھی علم ہے کہ اس عورت کی زندگی اوراس کے دین میں بہت زیادہ تعاون کی ضرورت ہے اوراس میں اس سے شادی کرکے اس کا تعاون کرنا اوراس کا مددگار بننا اوراس کے بچے کی پرورش اور دیکھ بھال کرنا چاہتا ہوں۔

میری گذارش ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں آپ یہ بتائیں کہ کیا میں شادی کرلوں یا کہ اپنے والدین کے کہنے مطابق شادی نہ کروں، والدین کے اس شادی سے انکا کا صرف ایک ہی سبب ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک سے تعلق رکھتی ہے اوراس کی ثقافت اوررواج مختلف ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین کا اپنی اولاد پر بہت ہی عظیم حق ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک کرنے کا حکم اپنی عبادت کے حکم کے ساتھ ملاکر ذکر کیا ہے، جیساکہ مندرجہ ذیل آیت میں ہے کہ

وَإِذ أَخَذنا ميثـٰقَ بَنى إِسر‌ٰءيلَ لا تَعبُدونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالو‌ٰلِدَينِ إِحسانًا ... البقرة ... 83

''یاد کرو، اسرائیل کی اولاد سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ، رشتے داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔''

وَاعبُدُوا اللَّهَ وَلا تُشرِكوا بِهِ شَيـًٔا ۖ وَبِالو‌ٰلِدَينِ إِحسـٰنًا ... النساء ... 36

''اور تم سب اللہ کی بندگی کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔''

اور ایک جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ کچھ اس طرح ہوتا ہے :

قُل تَعالَوا أَتلُ ما حَرَّمَ رَبُّكُم عَلَيكُم ۖ أَلّا تُشرِكوا بِهِ شَيـًٔا ۖ وَبِالوٰلِدَينِ إِحسـٰنًا ... ١٥١ ... الأنعام

''اے محمدؐ! ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں : یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو''

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے :

وَقَضىٰ رَبُّكَ أَلّا تَعبُدوا إِلّا إِيّاهُ وَبِالوٰلِدَينِ إِحسـٰنًا ۚ إِمّا يَبلُغَنَّ عِندَكَ الكِبَرَ أَحَدُهُما أَو كِلاهُما فَلا تَقُل لَهُما أُفٍّ وَلا تَنهَرهُما وَقُل لَهُما قَولًا كَريمًا ٢٣ ... الإسراء

''تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ : تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو، مگر صرف اُس کی والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تمہارے پاس اُن میں سے کوئی ایک، یا دونوں، بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو۔'' (الاسراء : 23)

اس لیے والدین کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا اور ان کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرنا سب سے عظیم اعمال میں سے ہے اور ایسا کرنا سب سے اچھی اور افضل خصلت ہے۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ کسی معین عورت سے شادی کرنا واجب نہیں۔ جب کسی عورت سے شادی کی رغبت اور اس کے والدین کی مرضی اور رضامندی میں اختلاف پیدا ہو جائے تو پھر بلاشک وشبہ والدین کی رضامندی کو ترجیح دینی چاہیے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، میں شادی شدہ ہوں اور میری والدہ اسے (یعنی میری بیوی و) طلاق دینے کا مطالبہ کرتی ہے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، والد جنت کا درمیانہ دروازہ ہے اگر تو چاہے تو اس دروازے کو ضائع کر دے یا اس کی حفاظت کر۔ (ترمذی : 1900؛ ابن ماجہ : 2089)

ابودرداء رضی اللہ عنہ کا تو طلاق کے متعلق یہ کہنا تھا جو کہ ہمارے اس مسئلے سے بھی کئی درجے اوپر ہے کیونکہ طلاق ایک عظیم اور بڑا مسئلہ ہے۔ البتہ اتنا یاد رہے کہ اس (طلاق کے مسئلے) میں صحیح قول یہی ہے کہ اس میں ان کی اطاعت واجب نہیں ہے۔ (الآداب الشرعیۃ لابن مفلح : 447/1)

درج بال سطور میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کی بنا پر اس عورت سے شادی کرنے کی متعلق اپنے والدین کو راضی کریں، لیکن اگر وہ پھر بھی اس سے شادی نہ کرنے پر اصرار کریں تو پھر ہماری نصیحت یہ ہے کہ آپ ان کی اطاعت کر لیں اور ان شاء اللہ اس عورت کو کوئی اور اچھا اور صالح خاوند مل جائے گا وہ محروم نہیں رہے گی، اور الحمد للہ آپ کو اس کی ہدایت اور قبول اسلام کا اجر ملے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 46

محدث فتویٰ